بسم اللہ الرحمن الرحیم

Regd No L 5254 — رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الفضل بیدِ اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ اَن یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل

لاہور (پاکستان)

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
سہ ماہی ۷
ماہوار ۲ ½

یوم سہ شنبہ
۲۹ جمادی الثانی ۱۳۶۹ھ

فی پرچہ ۱؍

جلد ۳۸/۴	۱۸ شہادت ۱۳۲۹ ہش	۱۸ اپریل ۱۹۵۰ء	نمبر ۹۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵ اپریل ۔ مکرم میاں محمد یوسف صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ!

لاہور ۱۷ مارچ ۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کی طبیعت خدا کے فضل سے اب بہتری کی طرف آ رہی ہے ۔ تین روز سے سانس کی تکلیف نہیں ہوئی الحمد للہ احباب موصوف کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ملایا میں جنگی کابینہ کی ترتیب

کوالالمپور ۱۷ اپریل ۔ ملایا میں دہشت پسندوں کی روک تھام کے انچارج ڈائرکٹر نے آج کوالالمپور میں اخباری نمائندوں کو بتایا کہ وہ دہشت پسندوں کی بیخ کنی کیلئے ایک جنگی کابینہ مرتب کر رہے ہیں کابینہ سب سے پہلے فوج کی نفری میں اضافہ کرے گی ۔ آپ نے بتایا کہ ابھی ملک بھر میں مارشل لاء کے نفاذ کا کوئی مسئلہ زیر غور نہیں ہے ۔

لنڈن ۱۷ اپریل ۔ حکومت نائیجیریا نے قوم پرستوں کی تحریک کو خلاف قانون قرار دیدیا ہے یہ تحریک ۱۹۴۵ء میں قائم کی گئی تھی اور اس کے مقاصد میں باغیانہ ارادوں کو پورا کرنے کے لئے تشدد کے ذرائع استعمال کرنا بھی تھا ۔

قائد اعظم کی یادگار میں پاکستان میں قومی عجائب خانے کا قیام

کراچی ۱۷ اپریل ۔ آج بعد دوپہر کراچی میں قائد اعظم مرحوم کی یادگار کے طور پر گورنر جنرل پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین نے پاکستان کے قومی عجائب گھر کا افتتاح کیا ۔ یہ عجائب گھر فریر ہال میں قائم کیا گیا ہے اور اس کے چار شعبے ہیں پہلے میں پانچ لاکھ سالہ پرانی یادیں ہیں جن میں موہنجوداڑو اور ہڑپہ کی قدیم اشیاء ہیں دوسرے میں بودھوں اور ہندوؤں کے عہدوں کی لاثانی یادگاریں ہیں ۔ تیسرے میں مغلوں کے عہد کے زریں نوادر اور ایرانی فنون کے بے نظیر نمونے ہیں ۔ اور چوتھے میں عہد حاضر کے نوادر ۔ دستکاری دنیا کے اعلیٰ نمونے اور قائد اعظم کی اعلیٰ ترین عکسی یادگاریں ہیں ۔ افتتاح کرتے وقت ناظم الملت نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہر ایک عجائب خانہ قوم کی ثقافتی ترقی کا آئینہ دار ہوا کرتا ہے ۔ اس سے قوم اپنی قدیم روایات سے معزز طریق سے واقفیت حاصل کرتی ہے ۔ آپ نے فرمایا یہ عجائب خانہ مختلف نوادر کا گنجینہ ہی نہیں بلکہ ریسرچ کا ایک مرکز بھی ہوتا ہے ۔ لہذا یہ بے جان نہیں بلکہ ایک جاندار ادارہ ہے قوم کو اس سے آزادی کے احساس کی تحریک ملتی ہے ۔ ناظم الملت نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ اس ادارے کو نمایاں حیثیت دینے میں رہی سہی کمی کو پورا کرنے کے لئے حکومت سے ہر ممکن تعاون کریں ۔

مختصر لیکن اہم

لاہور ۱۷ اپریل ۔ ہز ایکسی لینسی سید علی نصیر سفیر ایران متعینہ پاکستان ۱۸ اپریل کو شام کے پانچ بجے یونیورسٹی اورنٹل کالج میں فارسی کے ایک غیر رسمی مباحثے اور مشاعرے میں شرکت کریں گے اور ۲۰ اپریل کو شام کے ۵ ½ بجے آپ یونیورسٹی سینیٹ روم میں ایک لیکچر دیں گے ۔

نئی دہلی ۱۷ اپریل ۔ کل دہلی میں شہری ہوابازی کی ریڈیائی لہروں کی علاقائی تقسیم کے لئے جو کانفرنس ہو رہی ہے اس میں پاکستان کی نمائندگی پاکستان کی شہری ہوابازی کے ڈائرکٹر مسٹر رفیع کر رہے ہیں ۔

کراچی ۱۷ اپریل ۔ سندھ کے اخبار نویسوں کی یونین کی مجلس عاملہ نے دنیا ایک رکن بھارت بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے جو یونین کی طرف سے مبارکباد اور خیرسگالی کا ایک خط لے جائے گا اور دونوں طرف خیرسگالی وفود کے آنے جانے کا اہتمام کرے گا ۔

دمشق ۱۷ اپریل ۔ شام کی پارلیمنٹ ایک قانون پاس کرنے والی ہے جس کی رو سے ملک کو بلا اجازت چھوڑ کر جانے والے یہودیوں کی جائداد ضبط کر لی جایا کرے گی ۔

یروشلم ۱۷ اپریل ۔ حکومت اسرائیل کے عرب باشندوں کو سرحد پار جا کر اپنے اردن میں مقیم رشتہ داروں کو ملنے کی ممانعت کر دی ہے ۔

پاکستان پنجاب رفیوجی کونسل کے فیصلے

کراچی ۱۷ اپریل ۔ آج کراچی میں پاکستان (پنجاب) کی مشترکہ رفیوجی کونسل کے دو روزہ اہم اجلاس ختم ہو گئے ۔ آخری اجلاس تین گھنٹے تک جاری رہا جس کی صدارت وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں نے کی ۔ اس اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ پنجاب میں مہاجرین کو زمین کی الاٹمنٹ کے لئے کم سے کم یونٹ کیا ہو ۔ کونسل نے آج مہاجر جاگیرداروں کو جو الاؤنس مل رہے ہیں ان کے متعلق بھی فیصلے کئے ۔ آج کے اجلاس میں شریک ہونے والوں میں سے وزیر خزانہ ۔ وزیر مہاجرین نائب وزیر مہاجرین ۔ مشیر نظم و نسق (پنجاب) اور مشیر مہاجرین (پنجاب) کی شخصیتیں نمایاں ہیں ۔

کراچی ۱۷ اپریل ۔ خبر ملی ہے کہ کل پاکستان انجمن خواتین تھرپارکر کے مہاجرین کی امداد کے لئے اپنا ایک وفد بھیج رہی ہے

پیکن ۱۰ اپریل ۔ چین کی عوامی حکومت نے شادی کا ایک قانون پاس کیا ہے جس کی رو سے مرد کو ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کی ممانعت کر دی گئی ہے ۔ اور عورت کو جائداد کا برابر کا حصہ دار قرار دے دیا ہے ۔

کراچی ۱۷ اپریل ۔ آج وزیر اعظم مشرقی بنگال مسٹر نور الامین نے وزیر اعظم لیاقت علی خاں سے ۲ گھنٹے تک معاہدے کو عملی جامہ پہنانے کیلئے بات چیت کی ۔

عالمگیر پولیس کے قیام کی مخالفت

لیک سکیس ۱۷ اپریل ۔ کشمیر میں رائے شماری کے نامزدہ منتظم امیر البحر چیسٹر نمٹز نے مجلس اقوام متحدہ کے ماتحت عالمگیر پولیس کے قیام کی تجویز کی سخت مخالفت کی ہے اور کہا کہ اس ادارے کو اپنے فیصلوں کا انحصار رائے عامہ پر رکھنا چاہیئے ۔ گو یہ ادارہ رائے عامہ کے ذریعہ کام کو سست رفتاری سے انجام دیتا ہے لیکن کام بہرحال ضرور ہو جاتا ہے ۔ آپ نے کہا گو ایسی پولیس کا قیام ادارے کے منشور کے عین مطابق ہے لیکن تشدد بد جارحانہ حملوں کی صورت میں ہونا چاہیئے ۔ آپ نے شمالی اوقیانوس کے معاہدے کو اقوام متحدہ کے ادارے کے منشور کے مطابق قرار دیا ۔

نئی دہلی ۱۷ اپریل ۔ بھارت پارلیمنٹ نے جو مشرقی پاکستان پر بحث کیلئے وقت رکھا ہوا ہے اسے یہ کہہ کر منسوخ کر دیا ہے کہ اب اس کی ضرورت نہیں ۔ آج اجلاس کے شروع ہونے سے پہلے ارکان ایوان نے اس امر کی اطلاع صدر ایوان کو کر دی ۔

جکارتا ۱۷ اپریل ۔ کل مکاسر میں گولی چلنے کے حادثے کے بعد سے شام سے صبح تک کے لئے کرفیو لگا دیا گیا ۔ صورت حال اب قابو میں ہے ۔ آج جکارتا میں وزیر دفاع نے بتایا کہ مکاسر میں ہوائی فوج سے متعلق خبریں درست نہیں ہیں ۔

دُور دُور سے

برلن ۱۷ اپریل ۔ برلن کے اخبار "ٹگسپیگل" نے انکشاف کیا ہے کہ میجر جنرل کوشتین نے جو برلن میں سوویٹ مواصلات کے افسر اعلیٰ ہیں سویڈن کو بھاگ نکلنے میں ناکامی کے بعد اپنی بیوی اور لڑکی کو گولی سے ہلاک کر کے خودکشی کر لی ۔

واشنگٹن ۱۷ اپریل ۔ برطانوی حکومت نے سٹرلنگ فاضلات کی مشکل کو آسان کرنے کے لئے ایک نئی حکمت عملی وضع کی ہے جسے چند دنوں کے اندر اندر امریکی ۔ برطانوی ۔ کینیڈین کمیٹی کے روبرو پیش کر دیا جائے گا

لنڈن ۱۷ اپریل ۔ سنڈے ٹائمز کے "ایکسپریس" نے کل پاکستانی اور بھارتی وزرائے اعظم کو اپنے ہم مذہبوں کو قتل و غارت سے بچانے اور تنازع کشمیر میں سر اوون ڈکسن کی ثالثی کے متعلق حفاظتی کونسل کی تجویز ماننے پر خراج تحسین ادا کیا ہے ۔

بغداد ۱۷ اپریل ۔ یہاں کے سفارتی حلقوں میں یہ توقع ہے کہ فرانس میں عراقی وزیر السید عطا امین کو ہسپانیہ کا بھی سفیر مقرر کر دیا جائے گا

اسمارا ۱۷ اپریل ۔ یونینسٹ پارٹی نے اقوام متحدہ کے کمیشن کے نام ایک خط میں جس پر ان کے صدر کے دستخط ہیں بیان کیا ہے کہ ملک کی تقسیم کے منصوبے کی وہ مخالفت نہیں کریں گے ۔

بیروت ۱۷ اپریل ۔ لبنانی حکومت اور ہسپانوی وزارت خارجہ کے درمیان دوستی کے معاہدے کے متعلق مذاکرات ہو رہے ہیں ۔ آٹھ مہینے ہوئے دونوں ممالک میں ایک ثقافتی معاہدہ ہوا تھا ۔

قاہرہ ۱۷ اپریل ۔ مصر نے فیصلہ کیا ہے کہ سوڈان کو برآمد کی جانے والی اشیاء پر پابندیاں کم کر دی جائیں ۔ حکومت نے برآمد کے بیشتر پرمٹ منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کواپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ۔ ایل ایل بی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کا

ایک تازہ رؤیا

فرمودہ ۸ راپریل ۱۹۵۰ء بمقام ربوہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۸ راپریل ۱۹۵۰ء مجلس مشاورت کے اجلاس میں اپنا حسب ذیل تازہ رؤیا بیان فرمایا:۔

میں نے رؤیا میں دیکھا جیسے میں قادیان میں ہوں اور باہر کے محلہ سے جس طرف سے پہلے زمانہ میں یکے وغیرہ آتے تھے آ رہا ہوں بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی میرے ساتھ ہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دشمن کے نرغہ میں گھر جائے۔ تو وہ کیا طریق اختیار کرے۔ اگر وہ اندر چھپ کر اپنے دن گزارے۔ تو کیا یہ ایمان کے خلاف تو نہ ہوگا؟ میں نے ان کے جواب میں کہا کہ یہ امر ناجائز نہیں ہے۔ اس وقت میں سمجھتا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود مجھے ایک شخص کمرہ میں سے نکال کر دکھایا تھا۔ اور بتایا تھا۔ کہ یہ اس اس طرح دشمن کے نرغہ میں گھر گیا تھا۔ مگر گھر میں پوشیدہ رہ کر اس نے دن گزارے۔ چنانچہ میں نے ان سے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عملاً مجھے ایک شخص ایک کمرہ سے (جو میاں عبد اللہ کے مکان میں تھا) نکال کر دکھایا جو دشمن کے نرغہ میں گھر گیا تھا۔ اور اس نے پوشیدہ رہ کر دن گزارے تھے۔ پھر میں نے مزید وضاحت کے لئے کہا کہ میاں عبد اللہ صاحب جلد ساز کے گھر میں تھا۔ یعنی اس مکان میں جو قادیان میں تھا اس کے بعد میں گھر میں داخل ہوا۔ اس وقت میرے ہاتھ میں ایک ڈبہ ہے۔ اور ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب بھی وہیں موجود ہیں۔ میں نے وہ ڈبہ انہیں دکھایا۔ اور کہا کہ میری طبیعت خراب رہتی ہے۔ اور یہ دوا کسی نے جگر کے مقام پر لیپ کرنے کے لئے بتائی ہے۔ مگر میں ڈرتا ہوں کہ کہیں اس میں پارہ نہ ہو۔ چونکہ میرے دانت آگے ہی کمزور ہیں اور پارہ دانتوں کے لئے مضر چیز ہے۔ اس لئے میں ڈرتا ہوں۔ کہ کہیں ہاتھ کو دوا لگے۔ اور ہاتھ دانتوں کو لگیں اور دانت خراب ہو جائیں۔ انہوں نے کہا اس میں پارہ نہیں۔ وہ ڈبہ ایسا ہے۔ جیسے انٹی فلوجسٹین کا ہوتا ہے۔ مگر اس میں جو دوائی نظر آ رہی ہے۔ وہ ذرا بھورے رنگ کی ہے۔ یوں وہ ڈبہ بند ہے مگر کشفی طور پر مجھے اس کے اندر کی دوائی بھی دکھائی دے رہی ہے۔ اور وہ بھورے رنگ کی ہے۔

اس رؤیا سے معلوم ہوتا ہے کہ ممکن ہے بعض جگہ احمدیوں کے لئے ایسا فتنہ پیدا ہو کہ ان کے لئے کھلے بندوں پھرنا مشکل ہو جائے۔ خواب کے دوسرے حصہ میں مجھے اپنے علاج کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ ممکن ہے میرے جگر میں خرابی ہو جس کی وجہ سے باقی عوارض پیدا ہو رہے ہوں۔ یا ممکن ہے یہ حصہ بھی تعبیر طلب ہو۔

اعلان نکاح

برادرم عزیزم نذیر احمد صاحب سیالکوٹی سلمہ اللہ تعالیٰ ولد میاں حبیب اللہ صاحب ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ مریم بیگم صاحبہ بنت اللہ بخش صاحب ٹھیکیدار خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ ایک ہزار روپیہ مہر پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جامع مسجد ربوہ میں مورخہ ۷/۴ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب پڑھا۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مفید اور بابرکت فرمائے آمین

بشیر احمد سیالکوٹی اکاؤنٹنٹ دفتر تعمیر کمیٹی صدر انجمن احمدیہ ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

تعمیرات ربوہ کے متعلق ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اب ربوہ میں مستقل عمارات کا کام شروع ہونے کا کام شروع ہونے والا ہے اس کام کے لئے کافی معماروں کی ضرورت ہوگی۔ ایسے احباب جو اس وقت ربوہ کی تعمیر میں حصہ لینے کی خواہش رکھتے ہوں۔ فوراً سیکرٹری صاحب تعمیر کمیٹی ربوہ کو اپنے نام سے اطلاع دیں۔ اور یہ بھی کس تاریخ تک ربوہ پہنچ سکیں گے۔

نیز تمام خریداروں کو بھی اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ دو حصے تقسیم کے لئے منظور ہو چکے ہیں۔ فوراً احباب اپنا ٹکڑہ ریزرو کر لیں۔ کسی کا انتظار نہ کیا جائے۔ جو پہلے ریزرو کرالیں گے ان کو جگہ دے دی جائے گی۔ باقی لوگوں کو وہ حصے لینے پڑیں گے۔ جو بچ رہیں گے جو خود نہیں آسکتے کسی کو اپنا مختار بنا دیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

تعمیر مکانات درویشان کا چندہ

پہلی فہرست میں شامل ہونے کا ثواب حاصل کریں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

ربوہ میں درویشوں کے بیوی بچوں کے لئے مکانات تعمیر کرانے کی تحریک الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ انشاء اللہ عنقریب اس چندہ کی پہلی فہرست کا اعلان کیا جائے گا جو دوست پہلی فہرست میں شامل ہونے کا ثواب حاصل کرنا چاہیں۔ انہیں چاہیئے کہ بہت جلد اپنا چندہ دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ (متصل چینیوٹ) میں بھجوا دیں اور ساتھ ہی مجھے بھی خط کے ذریعہ مطلع فرمائیں۔ وجزاھم اللہ خیراً

کوائف ربوہ

(۱) ۹ راپریل بعد نماز عصر ۵ اصحاب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ۱۲ راپریل ۱۹۵۰ء مکرم مولوی نور الحق صاحب انور مجاہد اسلام مشرقی افریقہ ۸ بجے شام کی گاڑی سے ربوہ میں تشریف لائے۔ مکرم ملک عمر علی صاحب نائب وکیل التبشیر اور اہالیان ربوہ کثیر تعداد میں آپ کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ اہالیان ربوہ نے مجاہد بھائی کی آمد کی خوشی میں اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد احمدیت زندہ باد۔ حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعرے لگائے۔ اس کے بعد مولوی صاحب موصوف نے سب اصحاب سے مصافحہ و معانقہ کیا۔

۱۳ راپریل ۱۹۵۰ء بلاک ا کی مسجد میں زیر صدارت مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب بعد نماز عشاء جلسہ ہوا جس میں مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی اور مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل نے مغربی افریقہ اور مکرم مولوی نور الحق صاحب انور نے مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام کے دلچسپ حالات اور واقعات سنائے:

۱۴ راپریل بعد نماز مغرب بلاک ب میں جلسہ ہوا جس میں مکرم ملک محمد شریف صاحب مجاہد اٹلی نے اٹلی میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر تقریر کی۔ خاکسار محمد دین جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ربوہ

مصباح کے متعلق خط وکتابت

مصباح کے متعلق تمام خط وکتابت بابت ترسیل زر جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ربوہ کے نام ہو۔ نیز مدیرہ امۃ اللہ خورشید صاحبہ ربوہ کے پتہ پر مضامین ارسال کئے جائیں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ربوہ

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے لڑکے مبارک احمد خان پر ایک کیس بنا ہوا ہے۔ جس کی پیشی ہو رہی ہے۔ تمام احباب جماعت سے عموماً اور خاندان نبوت اور درویشان قادیان سے خصوصاً اس کی بریت کے لئے درخواست ہے۔ محمد شریف خان (۲) خاکسار کی اہلیہ چھ سات ماہ سے بیمار چلی آتی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد طفیل اوکاڑہ

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۱۸ اپریل ۱۹۵۰ء

مرض کا علاج مرض سے

بانیٔ کمیونزم کارل مارکس یہودی النسل تھا۔ مگر اس کا باپ مسیحی عیسائی فرقہ پراٹسٹنٹ میں شامل ہو گیا تھا۔ خود کارل مارکس پرلے درجہ کا دہریہ اور لامذہب تھا۔ وہ فلسفہ میں اس گروہ سے تعلق رکھتا تھا۔ جو مادہ پرست کہلاتے ہیں۔ اور کسی مابعد الطبیعیات حقیقت کو تسلیم نہیں کرتے۔ فطرت کی یہ عجیب ستم ظریفی ہے۔ کہ وہ مرتے دم تک زندگی کی مادی ضروریات سے خاص طور پر محروم رہا۔ اور بڑی حد تک اپنے ایک ہم مشرب انجلینز کی امداد پر بسر اوقات کرتا رہا۔ یہودیت۔ افلاس۔ اور خشک فلسفہ نے ملکر اس میں انتہائی درجہ کا احساس کمتری اور پیہم مایوسیوں اور ناکامیوں نے اس میں چڑچڑا پن اور چڑچڑا پن نے سوسائٹی کے خلاف بغاوت اور انتقام کا جذبہ پیدا کر دیا تھا جس نے رفتہ رفتہ مغربی سرمایہ داری کے خلاف انتہائی ردِ عمل کی صورت اختیار کر لی۔

دراصل اس میں کارل مارکس کا زیادہ قصور نہیں تھا۔ دہریت اور مادہ پرستی کا شیطان جو مغرب میں کھل کھیل رہا تھا لازم تھا کہ اسی ماحول کے اندر سے اسی قسم کا خونخوار شیطان اس کے مقابل میں پیدا ہوتا۔ یہ قانون قدرت ہے کہ صراطِ مستقیم سے جتنا انسان پرے جا پڑتا ہے۔ اس کا ردِ عمل بھی اسی زور داز طاقت کے ساتھ ہوتا ہے۔ عام طور پر مادہ کی اندھی طاقتیں اسی طرح ایک دوسرے کے خلاف ردِ عمل کرتی رہتی ہیں۔ تاکہ ان میں توازن قائم رہے۔ صناع فطرت نے مادی دنیا اسی طرح کی بنائی ہے کہ ردِ عمل کا یہ قانون مختلف طاقتوں میں توازن قائم رکھے لیکن جب انسان جیسی بالارادہ ہستی اپنے آپکو اس قانون کی گرفت میں دے دیتی ہے۔ تو انسانی حیات کے نقطۂ نظر سے وہ تباہی کی خطرناک صورت اختیار کر لیتی ہے۔

مغرب کی دہریت انتہائی قسم کی توہم پرست عیسائیت کا ردِ عمل تھا۔ جس کے دام میں انسانیت پڑی سڑ رہی تھی۔ اس کا ردِ عمل ہوا تو مغرب کا ذہن سیدھا دہریت کے غار میں جا پڑا۔ وہ انسان جو ایک مجبور انسان کو قادرِ مطلق خدا سمجھ کر پوجتا تھا حقیقی خدا سے بھی منکر ہو گیا۔ اور مادہ کی زنگا رنگی نے اسکو ایسا مبہوت کیا کہ اپنی انسانیت سے بھی انکار کرنے لگا۔ اس کا اپنا ارادہ بھی محض مادہ کی ایک حالت قرار پایا۔ یہاں تک کہ اخلاق کی جاودانی بنیادیں بھی اکھڑ گئیں۔

انسان کی اس کمزوری کا سدباب کرنے کے لئے ہی اللہ تعالےٰ نے ایک دوسرا قانون مقرر فرمایا ہے۔ اور وہ قانون ہے وحی والہام۔ جس طرح ظاہری آنکھ بغیر روشنی کے کچھ نہیں دیکھ سکتی۔ اسی طرح ذہنی آنکھ جسکو عقل کہتے ہیں۔ بیرونی نور کے بغیر اندھی رہتی ہے۔ جس طرح آنکھ موجود ہوتے ہوئے روشنی کے بغیر مادہ کی وسعت میں انسان ٹٹول کر چلتا ہے۔ اسی طرح ذہنی آنکھ خواہ کسی قدر تیز کیوں نہ ہو جائے الہامی روشنی کے بغیر وہ فہم کی وسعتوں میں ٹٹول ٹٹول چل سکتا ہے۔ اس لئے وہ لوگ جو الہامی روشنی سے اپنے آپ کو محروم کر لیتے ہیں مادہ کی پیچ در پیچ الجھنوں میں پھنس کر رہ جاتے ہیں۔

پہلے تو غلط عیسائیت کے موتیا بند نے یورپ کی عقلی آنکھ کی بینائی چھین رکھی تھی اسلام سے تصادم ہوا تو یہ آنکھ تو کھل گئی۔ مگر جہاں تک اسلام نے راستہ صاف کر دیا تھا۔ وہاں تک ہی نظر جا کر رک گئی۔ اور الہامی روشنی سے براہ راست تعلق نہ ہونے کی وجہ سے وہ پگ ڈنڈیوں پر آوارہ ہو کر رہ گیا۔ نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اب ایک شعبدہ باز ایک ہوائی محل بڑی محنت سے تیار کرتا ہے۔ تو دوسرا اسکو مسمار کر دیتا ہے۔ اور یہ کھیل اسی طرح چلا جاتا ہے۔ تا آنکہ دنیا تباہی کے کنارے پر پہونچ چکی ہے۔

سرمایہ داری اسی قسم کا محل ہے جو مغربی ماحول میں تیار ہوا۔ جب اس زہریلی ہوا میں انسانوں کا دم گھٹنے لگا۔ تو بعض دانشمندوں نے عقلی ڈھکوسلوں سے ہوا کو صاف کرنے کی کوشش کی۔ کارل مارکس نے بھی اپنی فطرت کے مطابق ایک نسخہ تیار کیا۔ جس کو مریضوں نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔

جیسا کہ ہم اوپر عرض کر چکے ہیں۔ اس نسخے کا جزو اعظم دہریت اور مادہ پرستی ہے۔ باقی اجزا میں سے افلاس۔ یہودیت۔ اور جذبہ انتقام قابل ذکر ہیں۔ اس کا بنیادی اصول یہ ہے کہ دنیا کے مزدوروں اور کسانوں کو متحد کر کے حکومت پر قبضہ جما لیا جائے۔

روس میں چونکہ زاریت کے استبداد کی وجہ سے انارکی قبول کرنے کی زیادہ صلاحیت تھی۔ اس لئے اس نسخہ کو پہلے آزمائے جانیکا اسی کو شرف حاصل ہوا۔ چونکہ اس زہریلی معجون کو معاشی مساوات وغیرہ کی زردیں اور نقرئی ورقوں سے خوب مزین کیا گیا تھا۔ مریض اس پر ٹوٹ کر گرے۔ انارکی اور انقلاب سے فائدہ اٹھانے والے لوگ ہر زمانہ میں ہوتے ہیں۔ جس طرح فرانسیسی انقلاب میں چالاک لوگ آگے آگے تھے۔ روس میں بھی جب انقلاب ہوا تو کمیونزم کے نام پر اقتدار پسند ہوشیار لوگ آگے آ گئے۔ جس طرح فرانسیسی انقلاب کے وقت مساوات۔ اخوت اور آزادی کا نعرہ بلند کیا گیا تھا۔ اسی طرح کمیونزم کا نعرہ اب استعمال کیا گیا۔ ٹراٹسکی اور لینن جیسے منچلے سطح پر آئے باہم اقتدار کی جنگ لڑے۔ مینشویک اور بالشویک دست و گریباں ہوئے بولشویک کامیاب ہو گئے۔ تو پرانے جاگیردار اور سرمایہ دار مٹ کر نئی تکنیک کے جاگیردار اور سرمایہ دار پیدا ہو گئے۔ جو سب سے زیادہ طاقتور تھا۔ اور سب سے زیادہ چالاک وہ ڈکٹیٹر یعنی تمام روس کا واحد سرمایہ دار اور واحد زمیندار بنا۔ اور اس کے ایجنٹ حکومت کے عمال بن کر سفید و سیاہ کے مالک ہو گئے۔ عام لوگ اسی طرح بلکہ اس سے بھی بدتر حالت میں دھیں چکی پیسو روٹی کھاؤ کی مثال بنکر رہ گئے ہیں۔

اب دنیا کی یہ حالت ہے کہ ایک طرف بے خدا پرانی سرمایہ داری ہے۔ اور دوسری طرف روس کی یہ بے خدا ڈکٹیٹری دونوں طرف ایٹم بم کی جنگ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ کسانوں اور مزدوروں کا پہلا مزا تو کرکرا ہوا ہی تھا۔ اب جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں۔

یہ تو ہے مغربی دہریت کا ماحول۔ دہریت نے جو سرمایہ داری کا مرض پیدا کیا تھا۔ اس کا علاج دہریت جیسے اس سے بھی زیادہ مہلک مرض سے کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ چنانچہ ہمارے ہاں بھی بعض لوگ جو اسلام کے صحیح نسخہ سے ناواقف ہیں چاہتے ہیں کہ خدائی نسخہ کی بجائے۔ یہی دہریت کا ایجاد کردہ مہلک نسخہ استعمال کیا جائے۔ لیکن چونکہ یہاں کے مریض ذرا اس سے بدکتے ہیں۔ اس لئے کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ اس نسخہ کو اسلام کی طب اکبر سے ثابت کیا جائے۔ اگرچہ

ایں خیال است و محال است و جنوں

چونکہ اسلام کی طب اکبر سے تو یہ نسخہ ثابت نہیں ہو سکتا۔ اس لئے عجیب و غریب تاویلات بلکہ تحریفات اور ترمیمات سے کام لیا جاتا ہے۔ اور بعض ایسے طبیبوں کے حوالے بھی دیئے جاتے ہیں۔ جو زبان سے تو واقعی

لا الٰہ الا اللہ

پڑھتے ہیں۔ لیکن ان کے فکر کی رسائی مغربیوں کے زیر اثر لا الٰہ سے آگے نہیں جاتی۔ چنانچہ ایک ایسے ہی طبیب کے متعلق ایک ہفت روزہ معاصر لکھتا ہے۔

"مولانا فرمایا کرتے تھے کہ میرے نزدیک تو اقرار باللہ سے پہلے غیر اللہ کا انکار لازمی ہے۔ اور اسی غیر اللہ کے انکار کی عملی جدوجہد کو ہی جہاد کہتا ہوں"

جہاں تک ہم نے ان مولانا کی تحریرات کا مطالعہ کیا ہے ان کا "غیر اللہ" "اقرار باللہ" سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ ان کی جدوجہد کا طول و عرض وہی ہے۔ انقلاب کے نام پر اسلام کے لباس میں مغربی عروس جلوہ افروز ہے۔ جو باطل نے پیدا کی ہے۔ یہ خیال ہی نہیں کیا گیا۔ کہ لا الٰہ کا الا اللہ کو جدا کرنے کے بعد خالص مارکسزم رہ جاتا ہے۔ اسی طرح جس طرح لا تقربوا الصلوٰۃ کو وانتم سکاریٰ سے جدا کرنے سے الصلوٰۃ ختم ہو جاتی ہے۔ دہریت اور مادہ پرست فکر کے نتائج کو اسلامی اکھاڑے میں جڑنے کی کوشش کو فریب نفس کی حیلہ کاریوں کے سوا کیا کہہ سکتے ہیں۔

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں ایک بی۔ٹی کی آسامی خالی ہے

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کے لئے ایک بی۔اے بی۔ٹی کی جگہ خالی ہے۔ ایسی خاتون جو مرکز میں رہ کر سلسلہ کی خدمت کرنا چاہتی ہوں۔ فوراً اپنی درخواست بمعہ مکمل کوائف کے ناظر تعلیم و تربیت۔ یا ہیڈ مسٹرس صاحبہ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کے نام ارسال فرما دیں۔ تنخواہ ۹۰ روپے ماہوار علاوہ ۱۶۵ روپے مہنگائی الاؤنس ہوگی۔ رہائش کا انتظام بھی انشاء اللہ العزیز سلسلہ کی طرف سے ہوگا۔

نائب ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

پتہ مطلوب ہے

محمد سلیم صاحب جو انقلاب سے قبل دفتر امور خارجہ قادیان میں کلرک تھے۔ اور قادیان سے آکر یہاں سے چلے گئے تھے۔ ان کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو نظارت ہذا کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں

نائب ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ

دینِ مُلّا فی سبیل اللہ فساد

(۲)

(از عباس احمد عباسی ماخوذ از رسالہ پندرہ روزہ احساس یکم اپریل ۱۹۵۵ء)

"ہندوستان میں مولوی نے اسلام کو جو نقصان پہنچائے ہیں"

مسلمان کے ہندوستان آنے سے لے کر مغلیہ خاندان کے آخری بادشاہ تک کم سے کم آٹھ سو برس میں مسلمان پھر بھی اقلیت میں رہے۔ پورے آٹھ سو سال میں مسلمانوں نے کفار پر اپنے کردار اور ظاہری اعمال سے کوئی اثر نہیں کیا۔ مسلمان نے اپنے اس فرض کو فراموش کر دیا۔ جو خدا کی طرف سے اس پر عائد کیا گیا ہے۔ یعنی تبلیغ۔ اگر آپ اللہ کے ایک ہونے پر ایمان رکھتے ہیں۔ محمدؐ کو اس کا آخری پیغمبر مانتے ہیں۔ شرعی احکام پر چلتے ہیں۔ تب بھی آپ مسلمان نہیں اگر آپ اسلام کی تبلیغ نہیں کرتے۔ اور ہم نے اسی فرض کو فراموش کر دیا مگر اس میں عام مسلمانوں کا قصور ہوتے ہوئے بھی زیادہ الزام مولوی پر آتا ہے۔ کہ اسے غلط یا صحیح پوری قوم نے علوم دینیہ کے حصول اور ترویج پر مامور کیا تھا۔ اور اس نے اپنے اس فرض سے کوتاہی کی۔ اس لئے سزا کا مستحق وہ ہے۔ یہ تو غدر سے پہلے کی بات ہے۔ لیکن غدر کے بعد سے مولوی نے ایک اور پلٹا کھایا ۱۸۵۷ء سے لیکر آج تک مولوی نے اس امت پر جو ستم ڈھائے ہیں۔ اور اسلام کی جیسی بیخ کنی کی ہے۔ اگر وہ خود ان کا جائزہ لے۔ اور اس کا ضمیر مردہ نہ ہو۔ تو شرم سے اس کی گردن جھک جائیگی۔

مولوی کا پہلا کارنامہ

انگریزوں نے ہندوستان کی حکومت مسلمانوں سے لی تھی۔ اس لئے ہر فاتح کی طرح انہوں نے سب سے پہلے مسلمانوں کو ستم کا نشانہ بنایا۔ ان کے باعزت لوگوں کو ذلیل اور ان کے امیروں کو غریب کیا۔ غرض یہ کہ رفتہ رفتہ مسلمان ہر شعبۂ زندگی میں اپنی ہمسایہ قوموں سے بہت پیچھے رہ گئے۔ اس پسپائی کی وجہ سے انہیں ایک احساس کمتری پیدا ہو رہا تھا۔ جسے محسوس کرتے ہوئے کچھ لوگوں نے یہ سوچا۔ کہ اگر یہ بھی دوسری قوموں کی طرح انگریزی تعلیم حاصل کر کے حکومت میں داخل ہو جائیں۔ تو شاید ان کا یہ احساس کم ہو جائے۔ ان کے اس بات کے کہنے پر مولوی چراغ پا ہو گیا۔ ہندوستان کے ایک کونے سے لے کر دوسرے کونے تک فتوے جاری ہو گئے۔ ان کا فتویٰ تھا کہ انگریزی پڑھنا۔ بولنا اور سمجھنا کفر ہے تو خدا تنبیہ نصیب کرے سر سید احمد خان کو کہ انہوں نے شہر شہر اور گاؤں گاؤں پھر کے بھیک مانگ کے اور چندہ جمع کر کے ایک یونیورسٹی کی بنیاد رکھی۔ اور آج مسلمانوں میں جو کچھ تعلیم یافتہ لوگ نظر آتے ہیں۔ یہ انہی کا طفیل ہے۔ مولوی نے انہیں بھی اپنے طعنوں کا نشانہ بنایا۔ کچھ اوپر پانچ سو دستخطوں سے ان پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا۔ اور گھر گھر تبلیغ کی گئی۔ کہ جو مسلمان انگریزی تعلیم حاصل کرے گا۔ اس کا ٹھکانا صرف جہنم ہے مولوی کی اس تبلیغ کا اثر کافی اچھا رہا مسلمان اس کے بہکاوے میں خوب آئے۔ انہوں نے انگریزی تعلیم کو عیب سمجھ کر اس سے احتراز کیا۔ اور آج بنگال میں خصوصاً پورے پاکستان میں عموماً جو تعلیم یافتہ مسلمانوں کا قحط ہے۔ یہ مولوی کا نمایاں کارنامہ ہے۔

مولوی کا دوسرا کارنامہ

مولوی کا دوسرا بڑا کارنامہ یہ ہے۔ کہ اس نے ہمیشہ پوری کوشش اس بات میں صرف کر دی۔ کہ مسلمان کبھی متفق نہ ہونے پائیں۔ وہابی۔ بدعتی حنفی۔ غیر مقلد۔ شیعہ۔ سنی۔ شافعی۔ حنبلی مالکی غرض یہ کہ مسلمان گروہوں اور ٹکڑیوں میں تقسیم ہو گئے۔ اب سے کوئی پچیس برس پہلے کی بات ہے۔ کہ امت میں ایک اہم سوال اٹھا۔ وہ یہ کہ کوا حلال ہے یا حرام۔ اور آپ جانتے ہیں۔ کہ اس مسئلہ پر پورے اسلام کی حیات و موت منحصر تھی۔ دو گروہ ہو گئے۔ اور آپس میں خوب جوتا چلا۔ ایک مسجد کے دروازے پر کوئی پہنچا۔ تو ایک صاحب باہر ایک خاب لئے کھڑے تھے۔ "اس میں سے کھائیے۔ تو مسجد کے اندر جا سکتے ہیں ورنہ نہیں" پوچھا۔ کہ بھئی یہ کیا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ کوا ہے۔ گویا یہ کہ کوا کھائیے۔ تو مسلمان ورنہ نہیں۔ یہ بات تو اب تک سننے میں آئی ہے۔ کہ یہ وہابیوں کی مسجد ہے۔ اور وہ بدعتیوں کی۔ یہ حنفیوں کی ہے۔ اور وہ غیر مقلدوں کی۔ غرض یہ کہ مسلمانوں کی مسجد کوئی نہیں۔ اور مسلمانوں کی مسجد اس وقت تک نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ مولوی زندہ ہے۔ کیونکہ اگر یہ اختلافات اٹھ جائیں۔ تو بے چارہ کھائے کہاں سے؟

مولوی کا تیسرا کارنامہ

جب خلافت تحریک چلی ہے۔ تو چونکہ یہ خالص اسلامی تحریک تھی۔ اور اس میں علوم دینیہ کے جاننے والوں کی ضرورت تھی۔ بلکہ یہ تحریک حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے شروع فرمائی تھی۔ تو سیاست میں بھی حضرت شیخ الہند کی وساطت اور مولانا محمد علی مرحوم کی کوششوں سے مولوی شامل ہو گیا۔ اور پہلی مرتبہ مولوی کو یہ احساس ہوا۔ کہ سیاست میں آکر بھی وہ اقتدار حاصل کر سکتا ہے۔ اسی لئے ہر مولوی ایک جماعت بن گیا۔ جب تک خلافت تحریک زوروں پر تھی۔ یہ جماعتیں نہ ابھر سکیں۔ لیکن اس کے بعد تو ایک ہجوم ہو گیا۔ جماعتیں ہی جماعتیں۔ جھنڈے ہی جھنڈے اور جلوس ہی جلوس۔ ان سب میں سب سے زیادہ بڑی مولویوں کی جماعت تھی۔ جمعیۃ العلماء یہاں ایک بات آپ ذہن نشین کر لیجئے۔ کہ اپنی جماعت کا نام مولوی نے جمعیۃ العلماء رکھا ہے۔ گویا یہ کہ ہر شخص جو اس میں شریک ہے۔ عالم ہے۔ اور اپنے منہ سے اپنے آپ کو عالم کہنے سے بڑا جہل کوئی نہیں۔ اور جس علم کو مولوی اپنی پوری کائنات سمجھتا ہے۔ اس کے متعلق بھی سن لیجئے۔ صدیاں گزریں۔ ایک صاحب تھے مولوی نظام الدین جنہوں نے وقت کے تقاضوں کو دیکھتے ہوئے ایک نصاب مرتب فرمایا تھا۔ اس کا نام ہے درس نظامی۔ آج تک ہمارے دینی نصاب میں یہی درس ہے۔ اور اس میں سرمو اضافہ نہیں کیا گیا۔ مولوی جدت کا متحمل ہی نہیں ہو سکتا۔ اس درس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے۔ کہ اس میں قرآن شریف نہیں۔ گویا یہ کہ علم دین حاصل کرنے والے کو قرآن پڑھنے اور اس کے معانی و خطاب سمجھنے کی بالکل ضرورت نہیں۔ یونان کا فلسفہ ہے۔ جو آج اتنا پرانا ہو چکا ہے۔ کہ اسکی بعض باتیں بچوں کی سی معلوم ہوتی ہیں۔ ابتدائی قسم کی منطق ہے۔ جس سے مولوی استنباط کر کے اپنی ایک جدا منطق بناتا ہے۔ جو کسی معقول آدمی کی سمجھ میں نہیں آسکتی۔ جغرافیہ اتنا پرانا ہے۔ کہ اس میں امریکہ کا ذکر تک نہیں۔ شاید آپ کو اورنگ زیب عالمگیر کا وہ واقعہ یاد ہو۔ جب اس کے استاد آئے ہیں۔ تو اس نے پوچھا تھا۔ کہ آپ نے مجھے پڑھایا کیا آپ نے یہ تک تو بتایا نہیں۔ کہ عرب سے آگے بھی ایک ملک ہے۔ جسے ہسپانیہ کہتے ہیں۔ وہ بیچارے بھی کیا پڑھاتے انہوں نے خود درس نظامی پڑھا ہوگا۔ یہ تو ہوا اور علوم کا حال اب حدیث کے متعلق ایک لطیفہ سن لیجئے۔ مجھے ہندوستان کے ایک بہت بڑے دینی ادارے میں حدیث کے سبق میں شریک ہونے کا اتفاق ہوا۔ اور اس کا طریقہ یہ تھا۔ کہ ایک طالبعلم نے حدیث پڑھی۔ اور استاد محترم نے راوی کی ثقاہت حدیث کے صحیح ہونے نہ ہونے پر بحث شروع کر دی۔ اور کسی نے نہ یہ پوچھا۔ اور نہ ہی استاد نے بتایا۔ کہ اس حدیث کا مطلب کیا ہے۔ اور اس کے فرمانے سے حضورؐ نے کس شعبۂ زندگی میں کیا ہدایت فرمائی ہے۔ غرض اس طریقۂ تعلیم اور اس نصاب کو مولوی علم کہتا ہے۔ اور کسی دوسرے علم کو ماننے سے انکار ہی نہیں۔ بلکہ دوسرے کی اچھی بات بھی تسلیم کرنا کفر سمجھتا ہے۔ اور اسی علم پر فخر کے ساتھ انگریزی پڑھے لکھوں کو طعنہ دیتا ہے۔ کہ یہ دین کیا سمجھیں۔

زیادہ تر جس چیز نے علم دین سے عام مسلمانوں کو برگشتہ کیا ہے۔ وہ مولوی کا طرز عمل ہے۔ مولوی تربیت نہیں کرتا۔ دل آزاری کرتا ہے۔ تبلیغ نہیں کرتا۔ اپنی بات بغیر دلیل منوانی چاہتا ہے۔ تعلیم اسلام کا ذکر نہیں کرتا۔ اپنی اور سننے والے کی بات کرتا ہے۔ اور اس طرح سننے والے کو برگشتہ اور اپنے آپ کو رسوا کر لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ رفتہ رفتہ مسلمان دین سے بیگانے ہو گئے۔ لیکن حکیم مشرق علامہ اقبال رحمہ نے انہیں پھر سے اسلام اور روح اسلام کی طرف دعوت دی۔ اور آج مسلمانوں میں جو شعور نظر آتا ہے۔ وہ اسی مرد قلندر کا طفیل ہے۔ ورنہ مولوی نے مسلمان کو گمراہ کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی تھی۔ اور اگر پھر اسے اقتدار حاصل ہوا۔ تو یہ راہ پر آتے ہوئے مسلمان پلٹ جائیں گے۔

مولوی کا چوتھا کارنامہ

میں یہ عرض کر رہا تھا۔ کہ سیاست کے میدان میں بھی مولوی اپنی طینت کو فراموش نہیں کر سکا۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کے نام پر یہ آپس میں مسلمانوں کو لڑواتا اور ان میں افتراق پیدا کرتا رہا۔ جب نئی نئی مسلم لیگ کی تحریک شروع ہوئی۔ تو غیر تو مخالفت کرتے ہی مولوی نے بھی یک زبان ہو کر اسکی بڑی شد و مد سے مخالفت کی۔ اور مخالفت روز افزوں ترقی کرتی رہی۔ مگر ایک غیبی طاقت تھی۔ جو اپنا کام کر رہی تھی۔ ہزاروں مخالفتوں دشمنیوں اور سازشوں کے باوجود مسلمان جوق در جوق لوائے محمدیؐ کے سایہ میں حتیٰ کہ یہ مولوی ہندو کا حق نمک ادا کرتے کرتے اور اپنی قوم میں ذلیل ہوتے ہوتے تنگ آگیا۔ مگر چونکہ اسکی منطق میں منطق کوئی نہیں ہوتی۔ اس لئے آخری دم تک ڈٹا رہا۔ اور کفار میں مسلمانوں کو ذلیل کرواتا رہا۔ دہلی کے رام لیلا گراؤنڈ میں پنڈت جواہر لال نہرو نے حقارت سے کہا تھا۔ کیا مسلمان مسلمان کرتے ہو۔ بڑے سے بڑا مسلمان خرید اجا سکتا ہے۔ میری جیبیں بھری ہوئی پھولی۔ تو مجھے مسلمانوں سے ڈر نہیں۔" دنیا والوں نے سنا۔ اور وہ مسلمان جس کی دیانت ایمانداری اور حق گوئی کے قصے چار دانگ عالم میں مشہور ہیں۔ چور سا ہو کر رہ گیا۔ وہ جانتا تھا کہ پنڈت جواہر لال نہرو سچ کہتا ہے۔ اس نے ہم میں سے کئی کو خرید رکھا ہے۔ اور کیا اعتبار کہ یہ جبہ و قبہ صرف بازار میں نرخ بڑھانے کے لئے پہنے گئے ہوں لیکن عام مسلمان نہیں بکا۔ وہ مرد دانا نہیں بکا۔ جس کے خریدنے کیلئے بڑی سے بڑی قیمت لگائی گئی۔ وہ سیاست میں یکتا دوربینی میں کامل قائد اعظم محمد علی جناح جیسے اپنی ذہن رسی اور حکمت عملی سے کشتی امت کو کنارے تک لے گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ اس نے مسلمانوں کی جد وجہد قربانیوں اور خلوص کو قبول فرما کر انہیں پاکستان عطا فرمایا۔ اور اس ملک

قرارداد مقاصد اور احرار

از مکرم شیخ عبد القادر صاحب لائل پوری

مجلس احرارِ اسلام کو مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کا ایک سال خوردہ فتویٰ کچھ ایسا ہاتھ آیا ہے۔ کہ اسے ہر جگہ اچھال رہے ہیں۔ نام نہاد تبلیغی کانفرنسوں میں اس فتویٰ کا شور ہے اخبار "آزاد" کے اداریئے اس فتویٰ کی نذر ہیں احمدیت کی مخالفت میں صفِ اول کے اخبارات اس فتویٰ کے اشتہارات جلی حروف میں شائع کر رہے ہیں۔ احرارِ اسلام یہ سمجھتے ہیں کہ یہ فتویٰ کیا ملا۔ گوہرِ مقصود کا پایہ ہاتھ آگیا۔ احمدیوں کے لئے نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن کا سوال پیدا ہو گیا۔ حالانکہ واقف کار لوگ خوب جانتے ہیں کہ کفر سازی کے بحرِ ذخّار میں یہ فتوے ایک قطرے کی حیثیت بھی نہیں رکھتا۔ وہ کون سا فرقہ ہے۔ جس پر علماء کی طرف سے کفر کا فتویٰ موجود نہیں۔ خلفائے راشدین سے لے کر مجددین محدثین۔ صلحائے امت سبھی اس قسم کے فتووں کی لپیٹ میں لائے گئے۔ یہاں تک حضرت امام غزالی فرماتے ہیں کہ عصرِ حاضر میں وہ شخص حقیر ہے۔ جس کو لوگ کافر نہ سمجھیں۔ احرار جس بزرگوار کا فتویٰ پیش کر رہے ہیں۔ خود ان کی جماعت وہابیہ دیوبندیہ پر دنیا کے علمائے اہل سنت کی طرف سے کفر و ارتداد کا فتوے شائع ہو چکا ہے۔ دائرہ تکفیر کی اس وسعت کو دیکھتے ہوئے کسی ایک فتوے کو اتنی اہمیت دینا۔ سبھی جانتے ہیں کہ ایک سیاسی سٹنٹ اور مذہبی شعبدہ بازی کے سوا اور کچھ نہیں۔ لیکن کیا کیا جائے اس کفر تراش گروہ کی مجبوریوں پر لوگ نظر نہیں رکھتے۔ آخر کوہ بیانِ احرار تو واپس لیتا ہے۔ احرار کے ارباب بست و کشاد تلافیٔ مافات کی اس مہم کے لئے ہر جائز و ناجائز کوشش اور ہر قسم کی تگ و دو کو روا سمجھتے ہیں ورنہ وہ خوب سمجھتے ہیں کہ احرار وہ پیرانِ پارسا ہیں کہ جن کے لئے کفر کے فتوے دوسروں سے کسی صورت کم نہیں ہیں۔ ہم الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں احراری فتویٰ کفر کی حقیقت کھول کر بیان کر چکے ہیں۔ اس کے بعد کسی مزید تبصرے کی ضرورت نہ تھی۔ باوجود یکہ احرار کے نفسِ ناطقہ مدیر "آزاد" نے چونکہ بڑے زعم سے اس دلگنی کو دوبارہ شائع کیا ہے اس لئے ہمارے لئے مزید وضاحت ضروری ہو گئی ہے

احراریوں کے نزدیک احمدیوں کے کفر میں شک کرنا بجائے خود کفر ہے۔ کیونکہ مولانا شبیر احمد عثمانی کا فتوے اس باب میں قولِ فیصل کی حیثیت رکھتا ہے۔

اس سلسلہ میں گذارش ہے کہ اگر احرار کو مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کے فتوے کا اتنا ہی پاس ہے۔ تو فرمایئے مولانا کے وہ ارشادات کیا ہوئے جو آپ نے مسلم لیگ میں شامل ہو کر نیشنلسٹ قسم کی جماعتوں کے متعلق ارشاد فرمائے۔ جن کی صف اول میں احرار کھڑے تھے۔

مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی آخر انسان تھے۔ آج سے پچیس سال قبل ان کے خیالات کچھ اور تھے۔ بعد میں وہ قائد اعظم کے درسِ اتحادِ اسلامی سے اس درجہ متاثر ہوئے کہ ان کے خیالات میں ایک انقلاب رونما ہوا اور وہ اس جماعت میں ایک رفیق اور خادم کی حیثیت سے شامل ہوئے۔ جس کی آغوش ہر مسلمان کہلانے والے کے لئے کھلی تھی۔ جس میں شامل ہونے والے یکساں حقوق کے مالک تھے۔ اس انقلاب کے بعد مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کا کوئی ایک فتویٰ دکھائیں۔ جس میں آپ نے کسی جماعت کے کفر و ارتداد و قتل مرتد کا فیصلہ صادر کیا ہو۔ اس کے برعکس ہم یہ ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں کہ آپ نے ہمیشہ مسلمان کہلانے والوں میں اتحاد و اتفاق پر زور دیا۔ پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے بعد چاہیئے تو یہ تھا اگر مولانا شبیر احمد عثمانی احمدیوں کو واجب القتل سمجھتے تھے تو اس کا اعلان کرتے احرار بیان تو یہ کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق کے مسلک پر عمل کرتے ہوئے کسی نوزائیدہ اسلامی مملکت کا سب سے پہلا یہ فرض ہے کہ مرتدین کا استیصال کرے۔ لیکن مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کے لئے وہ کیا جانتے ہیں کہ وہ کیا اس فرضِ اولین سے غافل تھے۔ انہوں نے کیوں اس طرف توجہ مبذول نہ کرائی۔ ان کی خاموشی سے صاف ظاہر ہے کہ مسلم لیگ میں شامل ہونے کے باعث قائد اعظم نے درسِ اتحاد دے کر اور اس زریں اصول کو اپنا کر کہ ہر مسلمان کہلانے والا قومیت اسلام میں شامل ہے اور سٹیٹ میں برابر کے حقوق کا مالک ہے۔ ان کے خیالات میں ایک انقلاب آ چکا تھا۔ اب ان کے پرانے مسلک کو پیش کرنا سوائے تفرقہ انگیزی کے اور کچھ نہیں۔

احرار اپنے گریبان میں منہ ڈال کر غور کریں کہ اگر وہ اپنے ان فتووں سے (بظاہر) رجوع کر سکتے ہیں۔ جن میں پاکستان کو مسلمانوں کا خون چوسنے والا ایک خونخوار سانپ قرار دیا گیا ہے اور مسلم لیگ ہائی کمانڈ کو ایک سپیرا بتایا گیا ہے (اخبار آزاد ۲۴/۹/۴۸) جن میں مسلم لیگ کے ممبروں کو انتہا درجہ کے تنگ دل۔ متعصب فرقہ پرست اور بھونکنے والے کتے ظاہر کیا گیا (خطبات احرار صـ۲۳) اور اعلان کیا گیا کہ احرار کا وطن لیگی سرمایہ دار کا پاکستان نہیں (خطبات احرار صـ۹۹) جن میں قائد اعظم کو کافر اعظم اور آپ کی یہاں تک کسر شان کی گئی۔ کہ احرار کے ناظم اعلیٰ کی طرف سے لکھا گیا۔

یہ ہیں مسلمانوں کے قائد اعظم جو ایک پارسی عورت سے کورٹ شپ کی شادی کر کے اپنے کافر و مرتد ہونے، اسلام سے خارج ہونے کا حتمی اعلان کر چکے ہیں۔

(رسالہ "مسٹر جناح کا اسلام" صـ۹)

تو بتایئے مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی اگر اپنے ایسے فتووں سے صدق دل سے رجوع کر لیں جن کی وجہ سے سٹیٹ میں طبقاتی نزاع۔ تفرقہ انگیزی اور قتل و غارت گری کا دروازہ کھلنے کا اندیشہ ہو تو کونسا غضب ہو جائے گا۔

احرار کے لئے لمحہ فکر

پھر ایک اور امر قابل غور ہے۔ کہ پاکستان پارلیمنٹ میں قرارداد مقاصد پیش کرتے ہوئے اس کی دفعات کی تشریح میں ہمارے وزیر اعظم آنریبل مسٹر لیاقت علی خاں نے جو تقریر ارشاد فرمائی اس میں آپ نے اعلان کیا کہ پاکستان کی حکومت کا نظریہ "تھیوکریسی" نہیں نہ کسی فرقہ کی آزادی سلب کی جائے گی آپ کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔

"کوئی مسلمان ایسا نہیں ہو سکتا جس کا اس پر ایمان نہ ہو کہ کلام اللہ اور اسوۂ رسول ہی اس کے روحانی فیضان کے بنیادی سرچشمے ہیں اس امر کے متعلق مسلمانوں کے مابین کوئی اختلاف رائے نہیں ہے اور اسلام کا کوئی فرقہ نہیں جو ان کے وجوب کو تسلیم نہ کرتا ہو لہٰذا کسی ایسے فرقہ کو جو پاکستان میں اقلیت میں ہو۔ اس مملکت کی نیت کی طرف سے اپنے دل میں غلط فہمی کو راہ نہ دینا چاہیئے۔ یہ مملکت ایک ایسا اسلامی معاشرہ پیدا کرنے کی سعی پیدا کرے گی جو باہمی منازعات سے مبرا ہو لیکن اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ اعتقادات کے معاملے میں وہ مسلمانوں کے طبقے کی آزادی سلب کرے گی۔

کسی فرقہ کو خواہ وہ اکثریت میں ہو خواہ اقلیت میں یہ اجازت نہیں ہو گی کہ دوسروں کو اپنا حکم قبول کرنے پر مجبور کرے اور اپنے اندرونی معاملات اور فرقہ وارانہ اعتقادات میں تمام فرقوں کو کامل آزادی اور وسعت عمل ہو گی۔ درحقیقت ہمیں یہ امید ہے کہ مختلف فرقے اس منشاء کے مطابق عمل کریں گے جو اس حدیث نبوی میں مذکور ہے کہ میری امت کے لوگوں میں اختلافات رائے ایک رحمت ہے۔ اب یہ ہمارا کام ہے کہ ہم اپنے اختلافات کو اسلام اور پاکستان کے لئے باعث استحکام بنائیں۔ اور کم بضاعت مفاد کے لئے استعمال نہ کریں۔ کیونکہ اسی طرح پاکستان اور اسلام دونوں کمزور ہو جائیں گے"

احرار اسلام اپنے گریبان میں منہ ڈال کر غور کریں کیا "قرارداد مقاصد" اور اس کی دفعات کی مذکورہ تشریح پر عمل کر رہے ہیں یا اسکے الٹ فرقہ وارانہ نزاع پیدا کر کے پاکستان اور اسلام کو کمزور سے کمزور تر کرنے کی کوشش میں ہیں۔ پھر غور کریں کہ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی اگر اپنے پرانے فرقہ وارانہ خیالات اور مسلک پر قائم تھے۔ تو انہوں نے قرارداد مقاصد اور اس کی مذکورہ تشریحات کی تائید کی یا تردید اگر آپ نے پارلیمنٹ میں کھڑے ہو کر پرزور تائید کی۔ تو بتایئے کہ کیا آپ ان پر منافقت کا الزام لگاتے ہیں کہ دل میں تو سمجھتے تھے کہ پاکستان میں فلاں اسلامی فرقہ مرتد اور واجب القتل ہے۔ لیکن زبان سے قرارداد مقاصد اور اس کی مذکورہ تشریح کی تائید کر رہے تھے پھر غور کریں کہ آپ کے لئے اس سے بڑھ کر اپنے خیالات کے اظہار کا اور کیا زریں موقعہ ہو سکتا تھا۔ آپ نے فرقہ وارانہ مقاصد کی غلط تشریح پر کیوں نہ ٹوکا۔ پارلیمنٹ کو کیوں نہ بتایا کہ پاکستان میں بعض فرقے ایسے بھی ہیں۔ جو شریعت اسلامیہ کے حدود معینہ کی رو سے واجب القتل ہیں۔ فرقہ ہائے اسلام کو کھلی آزادی دینے کا کیا مطلب۔ آپ کا ایسا نہ کرنا۔ بلکہ قرارداد مقاصد اور اس کی مذکورہ تشریح کی ببانگ بلند پرزور تائید کرنا صاف ظاہر کر رہا ہے کہ آپ کے خیالات میں ایک انقلاب آ چکا تھا۔ آپ اپنے پرانے فتووں پر قائم نہ تھے۔

حضرت عیسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق تین عقائد

(از مکرم محمد بشیر صاحب بھٹی زیروی سیالکوٹ)

آج سے ساڑھے اُنتیس سو سال قبل اللہ تعالےٰ نے یہودیوں کی اصلاح کے لئے حضرت مسیح ناصری علیہ علیہ السلام کو رسولاً الیٰ بنی اسرائیل کے محکم ارشاد سے مبعوث فرمایا۔ چنانچہ آپ نے ساری زندگی تعمیل ارشاد خداوندی میں بنی اسرائیل قوم میں تبلیغ کرنے میں صرف کی۔ مگر افسوس جہاں اُن کی قوم نے اُن کی انتہائی مخالفت کی اور اُن کو صلیب تک چڑھانے سے بھی گریز نہ کیا۔ وہاں اُن کے ماننے والوں نے یہ غضب ڈھایا۔ کہ اُن کو مقام بشریت سے بڑھا کر مقام الوہیت تک پہنچا دیا۔ اور آسمان پر خدا کے دائیں طرف بٹھا دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلامی عروج کے زمانہ میں جب عیسائی لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوئے تو یہ عقیدہ کسی نہ کسی شکل میں اپنے ہمراہ لے آئے اور اب دو ہزار سال کا عرصہ گذر جانے کے بعد بھی مسلمانوں کا کثیر حصہ اب تک اُن کو زندہ بجسدِ عنصری آسمان پر یقین کرتا ہے۔ اُن کی وفات اُن کے ذہنوں میں گراں گذرتی ہے۔ اور اُن کو تمام بشری حوائج سے مبرا قرار دیکر عملاً تمام قسم کی صفات الوہیت سے اُن کو متصف کرتے ہیں ..... جب عیسائیوں نے مسلمانوں کو اپنے اس قدر قریب دیکھا تو اسی دروازے سے اسلامی قلعے میں داخل ہو کر اس زور سے حملہ کیا کہ اُس کو اپنے محور سے ہلا دیا۔ اور وہ جو اُس کی حفاظت اور پناہ میں تھے نیم جان ہو گئے اور مسلمان محض نام کے مسلمان رہ گئے۔ اور عیسائیت اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ اُن کے گھروں میں داخل ہو گئی۔ اسلامی معاشرت۔ اسلامی تمدن اور اسلامی ماحول اُن کی نظر سے اس قدر گر گیا کہ وہ خود اُسے بوسیدہ اور پرانا خیال تصور کرنے لگے ..... اب جب اُن کے دلوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ایک انوکھی اور نرالی قسم کی عزت گھر کر گئی۔ تو اُن کو تمام ایسے دلائل مشکوک نظر آنے لگے جن سے وہ دیگر انبیاء کی طرح وفات یافتہ ثابت ہو سکتے تھے خواہ وہ قرآنی آیات سے ہی کیوں نہ استدلال کر کے پیش کئے گئے ہوں۔ اُن کو اپنے لئے سزائے موت قبول کر لینا آسان تھا۔ برخلاف اس کے کہ وہ یہ باور کریں کہ حضرت مسیح علیہ السلام بھی اس جہان فانی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے گذر گئے۔ لہٰذا آج اہل نظر لوگوں کے سامنے ایک عقلی دلیل رکھی جاتی ہے تاکہ ہمارے وہ بھائی بھی جو قرآن پاک کی تعلیم سے خوب واقفیت بھی نہیں رکھتے آسانی سے صحیح نتیجہ برآمد کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔

جیسا کہ پہلے بھی یہ عرض کیا گیا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے محض بنی اسرائیل قوم کی اصلاح کے لئے ہی مبعوث فرمایا تھا۔ جو کہ یہود سے تھے۔ تو طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جو سلوک بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیا ہوگا۔ یقیناً وہ ایسا نہیں ہوگا۔ جس سے یہودی لوگ ہدایت پانے کی بجائے گمراہ ہو جاتے۔ بلکہ ایسے ہی ہوگا جس سے وہ ہدایت پاتے؟

اب موجودہ دور میں ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق تین قسم کے عقائد سنتے ہیں۔ (۱) مثلاً عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ یسوع مسیح کو یہودیوں نے صلیب پر چڑھا کر مصلوب کر دیا وہ تین دن تک مرے رہے تین دن کے بعد دوبارہ زندہ ہو گئے۔ اور آسمان کی طرف اُٹھائے گئے۔ اور وہ اپنے باپ اللہ تعالیٰ کے پاس بیٹے کی حیثیت سے دائیں طرف جلوہ افروز ہیں۔ اور دنیا کے آخری دنوں میں پھر نازل ہوں گے۔ اس کے بعد دوسرا عقیدہ میرے مسلمان بھائیوں کا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک یہودی پکڑنے کے لئے گیا۔ تاکہ وہ اُس کو صلیب پر چڑھائیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کی پاک شکل اُس یہودی کو دے دی۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بجسدِ عنصری آسمان پر اُٹھا لیا۔ اور اب وہ پھر اُمتِ محمدیہ کی اصلاح کے لئے نازل ہوں گے۔ اور یہودیوں نے اُس یہودی کو صلیب دے دی۔ جس کی شکل اللہ تعالیٰ نے تبدیل کر دی تھی۔ ان دونوں عقیدوں کے برخلاف ایک تیسرا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے دکھ اور تکالیف پہنچانے میں کوئی دقیقہ بھی فرو گذاشت نہیں کیا۔ اور صلیب پر چڑھانے کی تمام تکلیفیں اُن کو پہنچائی گئیں (ہڈیاں توڑنا اور کیل ہاتھوں میں گاڑنا وغیرہ) مگر اللہ تعالےٰ نے نہایت پُرحکمت طریق سے اُن کو صلیب سے بچا لیا اور اُن کی وہاں موت واقع نہیں ہونے دی۔ بلکہ اُن پر بیہوشی طاری کر دی۔ چنانچہ اُس کے بعد اُنہوں نے سفر کشمیر کیا جہاں وہ بنی اسرائیل قوم کو ہی تبلیغ کرتے کرتے اپنی طبعی موت سے فوت ہوئے۔ اب ہم دیکھنا یہ چاہتے ہیں کہ کونسا عقیدہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا جائے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کی پاک ذات پر بھی کوئی حرف نہ آئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صداقت بھی آشکار ہو اور پھر یہودیوں کو بھی اپنی گمراہی کا احساس ہو۔ اور وہ اپنے سرِ تسلیم کو خم کر دیں۔ اس کو معلوم کرنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اس امر پر غور کیا جائے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے آخر کیوں صلیب ہی پر چڑھانے کا اصرار کیا۔ معمولی سے تدبر سے ہر شخص اس نتیجہ پر پہنچ جائے گا۔ کہ اُن کا یہ دعویٰ کہ وہ خدا کی طرف سے نبی اور رسول ہو کر بنی اسرائیل قوم کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ اور وہ مسیح جس کے انتظار میں وہ بیٹھے ہیں وہ دراصل وہی ہیں اُن کی نظروں میں جچتا نہیں تھا۔ اور جس طرح پہلوں نے خدا کے برگزیدہ نبیوں کی تکذیب کی اور انتہائی تکالیف پہنچائیں یہودیوں نے بھی اس کو شناخت نہ کیا اور اُسکو ہر رنگ میں دکھ دینے شروع کئے۔ مگر باوجود انتہائی مخالفت کے وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اور تھوڑے سے ہی عرصہ میں اُس کو خدا نے ایک جماعت ماننے والوں کی عطا کر دی اب اُن کے لئے ضروری تھا۔ کہ اُس کے کذب وصدق کو پرکھنے کے لئے تورات کی مدد لیں چنانچہ تورات کے فرمان کے مطابق کہ جو صلیب پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہوا۔ یعنی جو مصلوب ہوا وہ ملعون ہوا اُنہوں نے اُس کو بھی پرکھنا چاہا۔ اور باقاعدہ طور پر پیلاطوس کی عدالت میں اُن کے خلاف مقدمہ چلایا۔ کہ یہ داؤد کے تخت کا مالک بنتا ہے اور اپنے آپ کو خدا کی طرف سے بتاتا ہے۔ اب ہم اس کو صلیب پر چڑھانا چاہتے ہیں۔ اگر یہ خدا رسیدہ ہوا۔ تو خدا اس کو صلیبی موت سے جو ایک لعنتی موت ہے یقیناً بچا لیگا۔ اور اگر یہ جھوٹا ہوا۔ تو پھر یہ خود ہی مصلوب ہو کر اپنے انجام کو پالے گا۔ اب کس قدر غور کا مقام ہے کہ اگر ہم یہ عقیدہ اختیار کریں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام واقعی مصلوب ہو گئے۔ اور تین دن تک مرے بھی رہے تو کیا آپ کی تبلیغ یہودیوں پر کارگر ہو سکتی ہے۔ ہرگز نہیں وہ فوراً تورات کھول کر آپ کے سامنے رکھ دیں گے کہ تورات تو یہ کہتی ہے کہ جو مصلوب ہوا۔ وہ ملعون ہوا۔ جب وہ تین تک واقعی مرے رہے تو وہ تین تک ملعون بھی ہو گئے۔ ملعون کس طرح خدا کی طرف سے ہو سکتا ہے۔ جب یہ بھی خدا کا کلام ہے۔ اور وہ بھی خدا کی طرف سے تھا۔ تو چاہیئے تھا کہ خدا اس کو ہمارے سامنے زندہ رکھتا اور ہم کو ناکام کرتا۔ اور ہم کو اُس پر قادر نہ کرتا۔ جب آپ یہ یقین کرتے ہیں۔ کہ ان کو صلیب سے موت آئی۔ تو پھر یہ کس طرح یقین کیا جائے۔ کہ وہ خدا کی طرف سے تھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ عیسائیوں کے عقیدہ سے بجائے اس کے کہ اُس کی صداقت کو ہم اُن سے منوا سکیں اور یہودیوں کی اصلاح کر سکیں۔ ہم سے حضرت مسیح علیہ السلام کا دامن بھی پاک نہیں رہ سکتا۔

اب دوسرا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی پاک شکل ایک یہودی کو دے دی گئی ہے اور مسیح علیہ السلام کو آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔ اور پھر یہودیوں نے اُسے ہی حضرت عیسیٰؑ تصور کر کے صلیب پر چڑھا دیا جس پر وہ آج تک مطمئن ہیں کہ اُنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی صلیب پر چڑھا کر ملعون ثابت کیا تھا۔ اب غور کا مقام ہے۔ کیا یہی وہ الٰہی پرحکمت طریق تھا جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب سے بچا کر اُن پر یہ ثابت کر دیا۔ کہ یہ شخص ملعون نہیں ہے۔ پھر جس شخص کو وہ صلیب دیتے ہیں وہ ایک بار بھی اپنے مسیح علیہ السلام ہونے کا انکار نہیں کرتا۔ کیا اُن کو اگر ایک فیصدی بھی یہ شک گزر جاتا۔ کہ وہ شخص نہیں ہے۔ تو وہ اُس کو صلیب دیتے۔ اُن کو یہ حق الیقین تھا کہ یہی وہ شخص ہے۔ اگر یہ تھا تو کیا اللہ تعالیٰ نے نعوذ باللہ من ذالک ایک قوم کو دھوکہ دے کر اس کی جان چوروں کی طرح سے ہی بچائی اور پھر ساری قوم کو بھی گمراہ کر دیا اس عقیدہ سے بھی یہودی ہدایت نہیں پا سکتے۔ بلکہ وہ آج تک اس بات پر اڑے ہوئے ہیں کہ جب ہم نے اس کو مصلوب کیا ہے پھر ہم نے اپنے آپ کو کیوں دھوکے میں ڈال کر خواہ مخواہ گمراہ کیا ہوں۔ کیونکہ خدا ایسا ہرگز نہیں کرتا۔ کہ وہ خواہ مخواہ ایک کی بجائے دوسرے کو مروا دے۔ وہ اس قدر کمزور نہیں۔ کہ وہ ہم سے عاجز آ گیا۔ اور نہ ہی یہ اُس کی شان کے شایاں ہے۔ کہ ایک شخص کو ایک قوم کی اصلاح کے لئے مبعوث کرتا ہے۔ اور پھر اس کو کمزور سمجھ کر اپنے پاس بلا لیتا ہے۔ پہلے ہی اُس نے کسی بہتر شخص کو کیوں نہ بھیجا تھا۔ اور اگر چھپا ہی لینا تھا۔ تو پھر بھیجا کس غرض کے لئے تھا۔ علیٰ ھذا القیاس

اس عقیدہ سے تو اللہ تعالےٰ کی ذات پاک بھی محفوظ نہیں رہتی۔ اور پھر وہ مقصد بھی پورا نہیں ہوتا جس کے لئے حضرت مسیح علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے۔

اب تیسرا عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب دینے کے لئے انتہائی کوشش کی گئی۔ مگر وہ اُس کو صلیب نہ دے سکے۔ اور خدا تعالےٰ نے ایسے پرحکمت اسباب پیدا کر دیئے۔ کہ وہ صلیب پر سے زندہ ہی اُتار لئے گئے۔ اور پھر وہ غشی کے بعد ہوش میں آئے۔ تو وہاں سے کشمیر کو ہجرت کر گئے۔ اور اپنی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو اکٹھا کرتے کرتے اور اپنے طریق منصبی کو ادا کرتے کرتے اس جہان سے اپنی طبعی موت سے رخصت ہو گئے۔ ہاں یہ ایک علیحدہ مضمون ہے۔ کہ وہ پرحکمت اسباب کیا ہیں۔ جو انجیل میں بھی بصراحت موجود ہیں۔ کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے پیلاطوس کی بیوی کو منذر خواب دکھائے۔ کس طرح اُس نے اُس کو صلیب دینے سے اعراض کیا اور اُس کے گناہ سے ہاتھ دھوئے۔ پھر خصوصیت سے سبت کے دن صلیب پر دینا منظور کیا۔ آندھی کا آنا اور صلیب دینے والوں کا ڈر جانا۔ اور صلیب سے اُتارنے کے بعد اُس کے جسم میں نیزہ مارنا اور خون کا نکلنا جو زندگی کی علامت تھی اور ہوش آنے کے بعد مسیح کا پھر اپنے حواریوں سے مل کر اپنے زخموں کا دکھانا جن کے لئے مرہم طیار ہوئی جو آج کل مرہم عیسیٰؑ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ سب وہ پرحکمت اسباب تھے۔ جن سے خدا تعالیٰ نے اُس کے دشمنوں کو ناکام کر کے اُس کے سامنے ہی بچا لیا۔ اور پھر وہ اپنے کام کی تکمیل میں مصروف ہو گئے۔

مندرجہ بالا تمام قرائن سے جب روزِ روشن کی طرح ایک یہودی پر یہ ثابت کر دیا جائے گا۔ تو پھر اُسے یہ تسلیم کرنا ہی پڑے گا کہ وہ وہی کہ جو رو ہے اور اُنہوں نے جس کو صلیب دینے کی کوشش کی تھی۔ اُس کو خدا نے اپنے وعدہ کے مطابق پرحکمت طریق سے بچا لیا سو وہ ملعون نہیں تھا۔ بلکہ خدا کا برگزیدہ نبیؐ اور رسولؐ تھا وہ خدا کا سچا ایلچی تھا۔ جس کی انہوں نے تکذیب کر کے خود ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خدا کی لعنت کو اپنے پر وارد کر لیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ تیسرا عقیدہ ہی ایسا عقیدہ ہے

جس کو آپنی عقیدہ کہا جا سکتا ہے۔ اور جس کے قبول کر لینے سے یہود کا سارا انتظام ہی درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اور اُن کا سارا اپنا بنایا کھیل بگڑ جاتا ہے۔

پس اے قوم کے دانشمند لوگو! یہ مت کہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام واقعی مصلوب ہوئے اور تین دن تک حقیقی طور پر مرے بھی رہے۔ اس سے وہ ملعون ثابت ہو جاتے ہیں (نعوذ باللہ) اور پھر یہ بھی نہ کہو کہ خدا نے ایک قوم کی اصلاح کے لئے ایک شخص کو مبعوث کر کے پھر اُسی کو اُس قوم کے لئے گمراہی کا باعث بنا دیا۔ اور کسی اور ہی شخص کو اُن سے صلیب دلوا کر اُن سے دھوکا کیا۔ اور خود اُس کو چوروں کی طرح آسمان پر لے گیا۔ اس سے اُن کی ذات پاک پر حرف آتا ہے اور سلسلۂ انبیاء باطل قرار پاتا ہے۔ بلکہ وہ کہو جس سے یہود یوں کے عقائد باطلہ کے تمام قلعے دھڑام سے گر جائیں۔ اور پھر ان کے لئے حقیقی زندگی کے سامان پیدا ہوں۔ وہ کہو جس کے بعد وہ یہ غور کریں کہ انہوں نے آج تک اپنے نفسوں کو دھوکہ دیا۔ اور ایک برگزیدہ رسول کی تکذیب کر کے اپنے لئے لعنت خرید لی۔

وہ کہو جو آج سے ساٹھ سال قبل حضرت میرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود خدا سے خبر پا کر کہا۔ کہ وہ مصلوب نہیں ہوا۔ بلکہ صلیب سے بچا لیا گیا۔ وہ آسمان پر مقام الوہیت حاصل کر کے نہیں بیٹھا۔ بلکہ زمین میں دیگر انبیاء کی طرح مدفون ہے۔ پس جب یہ کہو گے تو تاریکی کے فرزند مذہبی روشنی کی طرف بھاگیں گے۔ کیا یہود اور کیا عیسائی پھر سب وس ہزار قدوسیوں کے ہمراہ مکہ مکرمہ میں آنے والے دولہا کا استقبال کریں گے۔ اور پھر تمام انتظاروں کو بالائے طاق رکھ کر اس کے دامن پاک سے وابستہ ہو جائیں گے۔ پس حضرت عیسیٰ کو مرنے دو تا کہ اسلام زندہ ہو۔ اُس کو آسمان کی بجائے زمین میں دفن ہونے دو۔ تا صلیبی مذہب کا خاتمہ ہو۔ اور دین محمدی کا پرچم ساری دنیا پر لہرائے اور ساری دنیا کا صرف ایک ہی مذہب ہے۔ اور ایک ہی خدا ہے۔

اے خدا! تو اپنے فضل سے ہماری قوم کی آنکھیں کھول دے۔ اور اس کو توفیق دے کہ وہ تیرے پاک سلسلہ میں داخل ہو کر تیرے فضلوں کے وارث بنیں۔ آمین۔

درخواست دعا

خاکسار کے بچے کئی دنوں سے بخار وغیرہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور آج بھی برخوردار عبد الرشید اور بشیر احمد بخار سے بیمار ہیں۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔

(عبد الحکیم احمدی اوکاڑہ ضلع منٹگمری)

اعلان نکاح

"مورخہ ۹ اپریل ۱۹۵۰ء بروز اتوار برادرم الحاج کپتان بشیر احمد پراچہ ابن جناب بابو محمد امین صاحب پراچہ مرحوم کا نکاح جناب مولوی حافظ مبارک احمد صاحب نے بالعوض ایک ہزار روپیہ مہر امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت میجر صوفی عبد الغفور صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر پبلک ریلیشنز راولپنڈی کے ساتھ بمقام بھیرہ پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

(محمد اقبال پراچہ سرگودھا)

درخواست دُعا

عزیزم مظفر احمد ولد نواب دین درویش حال قادیان کا لڑکا چند یوم سے سخت بیمار ہے۔ لہٰذا تمام احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اس کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

خاکسار جان محمد سکنہ شرقپور خورد ضلع شیخوپورہ

تلاش گمشدہ

مسمی چراغ حسین ولد اللہ رکھا صاحب قوم راجپوت ساکن مارٹی بچیال ضلع گورداسپور اپنی بیوی مسمات آمنہ بی بی بنت فقیر محمد سکنہ وڈالہ ضلع امرتسر کے ساتھ یکم اپریل سے لاپتہ ہے۔ ان کی والدہ موضع چک ۳۰ ڈاکخانہ بنگلہ باغ و بہار تحصیل خانپور ریاست بہاولپور میں سخت تکلیف میں مبتلا ہے۔ اگر کسی صاحب کو ان کا علم ہو تو براہ مہربانی ان کی والدہ کو جلد مطلع فرما دیں۔ اور اگر چراغ حسین مذکور خود اس اعلان کو پڑھے تو فوراً اپنی والدہ کے پاس پہنچ جائے یا کم از کم خط ہی تحریر کرے۔

(عبد الحق مولوی فاضل واقف زندگی)

درخواست دعا:- چند دنوں سے نہایت ہی منذر خواب آ رہے ہیں گو خدا تعالیٰ کے فضل کے حصول کے لئے اور کسی آفت ناگہانی سے بچنے کے لئے صدقہ وغیرہ تو کر دیا گیا ہے تاہم احباب جماعت اور خاص کر صحابہ کرام سے التجا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی خاص امان میں [illegible]

فوری ضرورت

ایک ایسے محنتی نوجوان کی جو تجارتی خط و کتابت انگریزی میں کر سکیں اور بوقت ضرورت بطور سیلز ایجنٹ کے بھی کام کر سکیں فوری ضرورت ہے۔ انگریزی اچھی ہو دفتری کام کی واقفیت رکھنے والے دوست کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ حسب لیاقت معقول دی جائے گی۔ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ مرزا منور احمد ربوہ

اعلانِ نکاح

سیدنا حضرت فضل عمر امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۰/۴/۵۰ بعد نماز عصر برادرم مکرم فیاض محمد خان صاحب کرانی مالک فیاض ٹی سٹال ربوہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ امۃ الحمید بیگم بنت منشی عبد الرحیم صاحب فیض ساکن سابق محلہ دار الفضل قادیان حال ربوہ بعوض مبلغ آٹھ صد روپیہ -/۸۰۰ روپیہ مہر پر فرمایا۔ اور دعا فرمائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ مولا کریم اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

(سید اعجاز احمد شاہ عفی عنہ انسپکٹر بیت المال ربوہ)

طبیہ عجائب گھر کے خاص کمالات

بواسیر کی بیحد مفید دوائی: ایک ماہ کورس ۵ روپے

ذیابیطس کی اکسیر الاثر دوا: ایکماہ کورس دس روپے

سپاری پاک: کثرت ماہواری اور لیکوریا کی بے ضرر بے خطا دوا۔ نصف پاؤ تین روپے ایک پاؤ چھ روپے

طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۴۸۹ لاہور

درخواست دعا!

نعیمہ سلامت عرصہ قریباً ۳-۴ ماہ سے بیمار ہیں مخلصین سلسلہ۔ درویشان دار الامان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری کوکب دیوانی۔ نواں کوٹ۔ لاہور)

ضروری اعلان

باوجود بار بار اعلانات کے احمدی تاجر احباب نے احمدیہ ٹریڈ ڈائرکٹری کے متعلق بہت کم توجہ دی ہے۔ احمدیہ ٹریڈ ڈائرکٹری میں نام درج کرنے کیلئے کسی قسم کی فیس وغیرہ نہیں لی جائیگی اہذا احمدی تاجر احباب سے گذارش ہے کہ فوراً اپنے نام درج کرانے کے لئے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ وکیل التجارت پوسٹ بکس ۲۳۶ لاہور

ملتان کلاتھ ہاؤس رجسٹرڈ

چوک بازار ملتان شہر

بنارسی۔ ریشمی و سوتی ہر قسم کا اعلیٰ کپڑا خریدنے سے پہلے ملتان کلاتھ ہاؤس پر تشریف لائیں۔

عبد الرحمٰن عبد الرزاق جالندھری

خدا تعالیٰ کا عظیم الشان نشان

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الٰہ دین سکندرآباد۔ دکن

دواخانہ خدمت خلق

بمدلسول: جن عورتوں کے حمل ضائع ہو جاتے ہیں یا چھوٹے بچے حصبہ ضالڑکے فوت ہو جاتے ہیں ان کا محبوب اور کارگر علاج قیمت ۹ ماہ کی دوائی انیس روپے

فضل الٰہی: جن عورتوں کو لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کا نہائت ہی کامیاب علاج ہے۔ پہلے ماہ سے استعمال کیا جائے۔ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت نو ماہ کی دوائی صرف سولہ روپے ۱۶

اکسیر جنین: جو لوگ روپیہ خرچ کر سکتے ہوں۔ انہیں حب اٹھرا کے ساتھ یہ دوا بھی استعمال کرانی چاہیئے۔ اٹھرا کی گولیوں کے اثر کو بڑھانے والی دوا ہے۔ قیمت فی تولہ چار روپے۔

روغن تحسین: بال بڑھانے کا بہترین تیل قیمت سوا روپیہ۔ بارہ شیشی تیرہ روپے (-/-/۱۳)

جماعت احمدیہ لاہور کے احباب صنعتی نمائش گاہ شال نمبر ۸۸ سے خرید فرمائیں نیز نماز جمعہ کے بعد مسجد کے باہر سے بھی مل سکتے ہیں

ملنے کا پتہ:- دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ — (مغربی پاکستان)

بقیہ صفحہ ۵

اگر احرار کو اس قسم کے فتوے شائع کرنے کا ہی شوق ہے۔ اور اگر فتویٰ کفر کی اشاعت ہی کسی جماعت کے کفر و ارتداد پر آخری مہر ہے تو گستاخ بعاف احرار اس قسم کے فتووں سے خود کو کیا محفوظ سمجھتے ہیں؟ مولوی ظفر علی خاں کی اس نظم کو کیا وہ بھول گئے ہیں۔ جس کے ہر بند کی تان۔

پنجاب کے احرار۔ اسلام کے غدار

کے مصرعہ پر ٹوٹتی ہے۔

اور اگر احرار کو جنم دینے والے صاحب کے ارشادات احرار کی تسلی کے لئے کافی نہ ہوں۔ تو ہم ذیل میں "نائب امیر ملت" مولانا محمد اسحاق صاحب جالندھری ——— کا فتویٰ درج ذیل کرتے ہیں۔ امید ہے کہ اس ترشی سے احرار کا دماغ سہا نشہ ہرن ہو جائیگا فتویٰ کے الفاظ ملاحظہ فرمائیے۔

احرار اور سکھ ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ اگر آج تک مسجد نہیں ملی تو یہ احرار کی بے ایمانی کا نتیجہ ہے لاہور میں جو مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی گئی۔ یہ سب احرار کی مہربانی کا ثمرہ ہے۔ اخبارات کی ضمانتیں اور مسلم راہنماؤں کی نظربندیاں یہ سب کچھ احرار کا ساختہ پرداختہ ہے۔

اے باد صبا ایں ہمہ آوردہ تست

اگر احرار کی امداد سکھوں کو قبول ہوتی تو یہ مسجد کبھی نہ گرتی جو کچھ کیا احرار نے کیا۔

اے مسلمانو! دل کے کانوں سے شریعت غرا کا فتویٰ سن لو اور اس پر عمل کرو از روئے شریعت احرار سے ہر قسم کا تعاون اور رواداری حرام اور قطعی حرام ہے احرار کے ساتھ میل ملاپ مسلمانوں پر بالکل اور قطعی حرام ہے۔ جو احرار سے تعاون کرے گا یا میل ملاپ رکھے گا۔ وہ گنہگار اور شریعت کے فیصلے کا منکر ہو گا۔ احرار فتنہ آخر الزمان ہیں۔

۳ جولائی ۱۹۳۵ء سے پہلے احرار ہماری آنکھ کا تارا تھے مگر آج ہماری آنکھ کا تنکا ہیں۔ عطاء اللہ اور حبیب الرحمن اور دیگر زعمائے احرار ہمارے عزیز تھے تا آج یہ ملت اسلامیہ کے باغی اور نافرمان ہیں۔ اس لئے ہمارا ان کے ساتھ کوئی تعلق کوئی واسطہ اور سروکار نہیں۔ احرار اسلام فتنہ آخر الزمان ہیں۔ ان کا قلع قمع ہر مسلمان کا فرض ہے اور ان سے میل ملاپ گناہ عظیم اور خسر الدنیا والآخرۃ کا موجب ہے احرار نے خدا۔ رسول اور اسلام مسجد اور مسلمانوں کو چھوڑا۔ اسلئے مسلمانوں نے احرار کو چھوڑا۔ ہر مسلمان کے لئے واجب ہے کہ احرار سے قطع تعلق کرے۔

(پمفلٹ شائع کردہ خواجہ ولی محمد ایم اے ایل ایل بی وکیل صدر مجلس اتحاد ملت فیروز پور شہر بحوالہ پیغام صلح ۲۰ برس)

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

روزنامہ اخبار جنگ کراچی اپنے اداریہ ۱۵ اپریل ۱۹۵۰ء میں "سرڈکسن کا انتخاب" کے زیر تحت رقمطراز ہے:۔

"...... اس تعین کے بعد مجلس تحفظ کی مساعی کا ایک اہم اور کامیاب باب ختم ہو گیا اور اب ایک نیا دور شروع ہو رہا ہے۔ اس موقعہ پر یہ ضروری ہے کہ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی ان خدمات کو پوری طرح سراہا جائے۔ جو انہوں نے لیک سکسس میں سرانجام دی ہیں۔ وہ ایک طویل عرصہ سے وطن سے دور امریکہ میں پڑے ہوئے ہیں اور قضیہ کشمیر کو سلجھانے میں ہمہ تن منہمک ہیں اسی دوران میں انہوں نے جو تاریخی تقریریں کی ہیں۔ وہ مجلس کی تمام تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہیں گی۔ پاک وزیر خارجہ نے پاکستانی کیس کی سچائی ساری دنیا پر ثابت کر دی ہے۔ اور اپنی انتھک محنت اور غیر معمولی ذہانت کو کام میں لا کر وہ فرض انجام دیدیا ہے۔ جو۔

"ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند"

کے مصداق صرف وہی سرانجام دے سکتے تھے چوہدری ظفر اللہ اپنی اس محنت اور احساس فرض کے لئے تمام قوموں کے شکریہ کے مستحق ہیں اور ہم ان کو ان کی قابل ناز مساعی پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔"

(خاکسار عبدالوہاب از کراچی)

پاکستان اور بھارت کے درمیان تجارت کا سلسلہ شروع ہو جائیگا

ملک فیروز خان نون

ڈھاکہ ۱۷ اپریل مشرقی بنگال کے گورنر ملک فیروز خاں نون نے صوبے کے گورنر کا عہدہ سنبھالنے کے بعد پہلی مرتبہ ایک پبلک تقریر کرتے ہوئے فرمایا میں یہ کہتے ہوئے کوئی باک محسوس نہیں کرتا کہ ہماری حکومت اور ہمارے عوام اس معاہدہ کے لفظاً و معناً احترام پر کاربند ہیں۔ جس پر دہلی میں ہمارے وزیر اعظم نے دستخط کئے۔

ملک صاحب نے یہ تقریر مشرقی پاکستان کے انجنیئروں کے سالانہ جلسے میں کی آپ نے فرمایا ہمیں امید رکھنی چاہئیے اور دعا کرنی چاہیے کہ جس معاہدے پر ہمارے وزیر اعظم اور بھارت کے وزیر اعظم نے دستخط کئے ہیں اس نے اس برصغیر کے عوام کیلئے امن کا باب کھول دیا ہے اس لئے اب تجارت کے عام سلسلے شروع ہو جائیں گے

....

...... اور ہمارے دماغ اب ہمہ تن تعمیری کاموں کی طرف متوجہ ہو جائیں گے جس کا اصل مقصد یہ ہو گا کہ ان کروڑوں انسانوں کا معیار زندگی بلند کیا جائے جو ہمارے دیہات میں نہایت گھٹیا اور کمتر معیار زندگی گزار رہے ہیں۔ ہمیں اس احساس سے بہت بہت ہی مسرت ہوتی ہے کہ معاہدہ کے نفاذ کے متعلق بھارت کے وزیر اعظم کی اپیل کے جواب میں بھارت میں بھی امن کے ایک نئے دور کی صبح نمودار ہو گی۔

کمیونسٹ چین میں انگریزی کا استعمال ممنوع

پیکنگ ۱۷ اپریل چین کی کمیونسٹ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ اگلے ماہ سے تجارتی خط و کتابت میں انگریزی کا استعمال ممنوع قرار دے دیا جائے آئندہ ایسی تمام خط و کتابت چینی زبان میں ہو گی۔

ہوائی جہاز پہاڑی چوٹی سے ٹکرا کر پاش پاش

شنگناؤ (سوئٹزرلینڈ) ۱۷ اپریل۔ آج شنگناؤ کے قریب ایک چار انجنوں والا برطانوی مسافر ہوائی جہاز چھ ہزار چھ سو فٹ بلند چوٹی سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں جہاز میں سوار چھ کے چھ آدمی مارے گئے۔ ان میں پانچ ہوائی جہاز کے عملہ کے ارکان تھے اور صرف ایک مسافر تھا جو اطالوی تھا یہ سب فی الوقت ہلاک ہو گئے۔ یہ ہوائی جہاز چار انجنوں والا ہیلی فیکس ہالٹن تھا اور اس کے مالک لنڈن کے وولڈ ایئر کیریئرز لمیٹڈ تھے۔ یہ ہوائی جہاز آج صبح شیپول کے ہوائی اڈہ سے اڑا تھا اور اسے طہران پہنچنا تھا۔

حوشب انڈونیشیا کے وزیر دفاع سلطان آف جوگجاکرتا نے کرنل سوکوگتا کو مشرقی انڈونیشیا کے وفاقی فوجی کمانڈر کے عہدہ سے فی الفور معطل کرنے کا اعلان کیا ہے۔

سردار پٹیل کلکتہ پہنچ گئے

کلکتہ ۱۷ اپریل۔ ہندوستان کے نائب وزیر اعظم سردار پٹیل دہلی سے بذریعہ طیارہ کلکتہ پہنچ گئے۔ انہوں نے اخباری نمائندوں سے ملاقات کی اوران سے اپیل کی کہ وہ دہلی کے سمجھوتہ پر عمل کرانے میں حکومت کا ساتھ دیں۔ سردار پٹیل نے صوبائی گورنر اور وزیر اعظم سے بھی ملاقات کی۔ گورنر آسام مسٹر سری پرکاش کل سردار پٹیل سے ملنے کے لئے آسام پہنچ رہے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ آج سردار پٹیل نے کلکتہ کے بعض مقتدر مدیران جرائد سے بھی کئی اہم مسائل پر پوری صاف گوئی سے بات چیت کی۔ وزیر اعظم ڈاکٹر بی سی رائے اور وزارت خارجہ کے ایڈیشنل سیکرٹری مسٹر ایس دت بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔ سردار پٹیل کلکتہ میں پانچ روز ٹھہریں گے۔ سردار موصوف ڈم ڈم کے فضائی اڈہ پہنچے تو صوبائی گورنر اور وزیر اعظم نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ فضائی اڈہ پر کوئی رسمی استقبال نہ ہوا اور وہ سیدھے گورنمنٹ ہاؤس تشریف لے گئے۔

بعض تحصیلوں کے متعلق وضاحت

لاہور ۱۷ اپریل۔ حکومت کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ چار اپریل کے سرکاری اعلان میں زراعت پیشہ قبیلوں کا جو تعین کیا گیا تھا۔ اس میں ضلع میانوالی کی تحصیلوں میانوالی اور بھکر اور ضلع مظفر گڑھ کی تحصیلوں کوٹ ادو اور علیپور اور ضلع شاہ پور کی تحصیل خوشاب کو چھوڑ دیا گیا تھا۔ واضح رہے کہ ان تحصیلوں کو مستثنےٰ قرار دینا محض ڈویلپمنٹ سکیم کے مفاد کے لئے ہے اور کسی غرض کیلئے نہیں۔

مشرقی انڈونیشیا کا فوجی کمانڈر معطل

میکاسر ۱۷ اپریل۔ مشرقی انڈونیشیا کی حکومت کے ایک ترجمان نے آج بتایا کہ کچھ نئی دستاویزیں ہاتھ لگی ہیں۔ جن میں سلیبس میں تخریبی کارروائیوں کا تذکرہ تھا۔ ان دستاویزوں کی عکسی نقول جکارتا میں وفاقی انڈونیشی حکومت اور انڈونیشیا میں اقوام متحدہ کے کمشن کو بھیج دی گئی ہیں۔

کہا گیا ہے کہ یہ دستاویزیں میکاسر میں لفٹنٹ کرنل دے جے سوکوگتا کے مکان سے ملی ہیں۔ گذشتہ م